بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ موٴرخہ (2021/02/12)

- حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آج میں جماعت کے ایک دیرینہ خادم مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کا ذکر کرونگا۔ آپ بطور وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید خدمت بجالارہے تھے۔ آپ ۱۹۳۴ میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بابو محمد بخش صاحب نے آپ کی پیدائش سے ۵ سال قبل احمدیت قبول فرمائی۔ یہ فیصلہ آپ نے ایک نیک خواب کی وجہ سے کیا جس میں آپنے رسول اللہ صلعم کو دیکھا جنہوں نے آپ کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی تحریک فرمائی۔
- آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ ۱۹۴۶ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی۔ اس موقع پر آپ کی والدہ اپنے بیٹے کو لیکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ میں اپنے بیٹے کو خدمتِ دین کیلئے وقف کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہدایات دیں کہ ان کو پڑھاتے رہیں۔ ۱۹۴۹ میں آپ نے میٹرک پاس کیا۔
- میٹرک کے بعد آپ جماعت کے پاس انٹرویو کیلئے آئے۔ اس موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خود آپ کا انٹرویو لیا۔ اس کے بعد آپ کی یونیورسٹی کی پڑھائی جاری رہی۔ یونیورسٹی سے فراغت کے بعد ۱۹۵۵ سے ۱۹۷۴ تک تعلیم الاسلام کالج میں پڑھانے کی ڈیوٹی پر فائز رہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے آپ کو بطور ناظر ضیافت مقرر فرمایا۔ ۱۹۸۲ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کو وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید مقرر فرمایا۔ علاوہ ازیں ۱۹۸۲ تا ۱۹۹۹ بطور صدر انصار اللہ اور ۱۹۷۳ تا وفات بطور افسر جلسہ سالانہ خدمت بجالائی۔ ۲۰۰۳ میں انتخابِ خلافت کے اجلاس کی صدارت بھی آپکے ذمہ تھی۔
- ۱۹۶۹ میں آپ عالمی صدر مجلس خدام الاحمدیہ مقرر ہوئے۔ آپ سے قبل یہ عہدہ حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ کے سپرد تھا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم کسی جگہ ٹھہر نہیں سکتے۔ ہر وہ شخص جس کو کوئی ڈیوٹی دی جاتی ہے اس کو پہلے سے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خونی رشتہ کے لحاظ سے آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن روحانی رشتہ کے لحاظ سے ہر شخص اپنی کوشش اور دعا سے یہ تعلق پیدا کر سکتا ہے اور ہر شخص کو سچی اور روحانی اولاد بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بہت سے لوگ ہیں جو اس تعلق میں جسمانی تعلق والوں سے بڑھ جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی اولاد سے حقیقی تعلق تو روحانی تعلق ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ انبیاء کے ورثاء نہیں ہوتے۔ اس لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل تعلق روحانی تعلق ہے بیشک جسمانی تعلق نہ بھی ہو۔ پس وہ

لوگ جو سمجھتے ہیں کہ جسمانی تعلق کے بغیر بزرگی اور عزت نہیں مل سکتی وہ غلط ہیں اور جو سمجھتے ہیں کہ ہمارا جسمانی تعلق ہے اس لئے ضرور بزرگی مل جائیگی وہ بھی غلط ہیں۔

- آپ کی اہلیہ نے آپ کے متعلق حضورِ انور کو لکھا۔ اس میں انھوں نے لکھا کہ آپ کو جو الاؤنس بھی ملتا تھا اس میں سے سب سے پہلے چندہ نکالتے تھے۔ مجھے بھی جو خرچہ ملتا تھا آپ ہدایت دیتے کہ پہلے چندہ نکالو۔ اس لئے باوجود تنگ حالات کے چندہ کی برکت سے ہمارے دن آرام سے گزرے۔ آپ نمازیں پوری اور وقت پر پڑھتے تھے۔ نمازِ تہجد کی عادت تھی۔ مجھے بھی ان کی وجہ سے یہ عادت پڑ گئی۔ آپ نے کھانے اور کپڑوں کے متعلق کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ جو پیش کیا اس کو خوشی سے قبول کیا۔ عموماً دفتر سے لیٹ آتے تھے لیکن واپسی پر تنگ نہ کرتے تھے بلکہ خود کھانا گرم کر کے کھا لیتے تھے۔ بیماری کی وجہ سے میں ۱۰ دن کیلئے ہسپتال میں تھی۔ اس دوران پورا وقت میرے ساتھ رہے۔ اس دوران آپ فرش پر سوتے تھے لیکن کبھی شکایت نہ کی۔

- آپ کی بیٹی کہتی ہیں کہ ہمارے والد صاحب نے کبھی امی سے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔ ہمارے والد ہمارے دوست تھے۔ بچپن میں عموماً میرے کمرہ میں نمازِ تہجد ادا کرتے تھے۔ اس دوران آپ ایک دعا کثرت سے کرتے تھے کہ اے قادر و توانا، آفات سے بچانا۔ ہمارے ابو ہمارے لئے دعاؤں کا خزانہ تھے۔ آپکے بیٹے کہتے ہیں کہ ہمارے والد ہمیں دو باتوں کے متعلق نصیحت کرتے تھے۔ نمازیں اور خلیفۂ وقت کا خطبہ۔ خلیفہ نے جو بات فرمائی ہے اس پر ہر حال میں عمل کرو۔

- حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد جماعتی بزرگان کی آپ کے متعلق نیک آراء پیش فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جتنی خصوصیات کا ذکر ہوا ہے وہ بالکل درست ہیں۔ میں نے بھی ان کے ساتھ کام کیا ہے۔ آپ عاجزی کے ساتھ کام کرنے والے تھے اور نرمی سے کام سکھاتے تھے۔ خلافت کے بعد آپ نے بیعت کے تمام حقوق ادا کئے اور ہر حکم کو سنجیدگی سے لیا اور حرفاً ہر چیز پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور خلافت کو ان جیسے سلطانِ نصیر ملتے رہیں

- آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے احمدیوں کیلئے خاص دعا کی تحریک فرمائی اور کرونا وائرس کے حوالہ سے فرمایا کہ دنیا بھر میں احمدی پورے طور پر احتیاطی تدابیر نہیں کر رہے۔ اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ ان دنوں میں کم سے کم سفر کریں۔ اللہ تعالیٰ اس وبا کو جلد دور کرے اور بیماروں کو شفا عطا فرمائے۔